خطباتِ اقبال کے اُردو تراجم کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

ڈاکٹر محمود علی انجم

Dr. Mahmood Ali Anjum

Ph.D Iqbaliat, Vice President 'Bazm_e_Fikr_e_Iqbal, Pakistan.

Abstract:

"The Reconstruction of Religious Thought in Islam" is a world-renowned book of Allama Dr. Muhammad Iqbal. It is a collection of his seven English lectures. Its five Urdu Translations have been published to date and the sixth translation is going to be published soon. This book and its translations contain multiple errors. We need to revise these books. We also need to improve our standards of writing, translating and editing to make progress in all fields of knowledge and life as well.

علامہ اقبال کے چھ انگریزی خطبات کے مجموعہ پر مشتمل کتاب "Six Lectures on the Reconstruction of Religious Thought in Islam" کا پہلا ایڈیشن ۱۹۳۰ء میں لاہور سے شائع ہوا تھا۔ اس میں ساتویں خطبے "Is Religion Possible?" کے اضافہ کے بعد اس کا دوسرا ایڈیشن ''آکسفورڈ پرنٹنگ پریس، لندن'' نے ۱۹۳۴ء میں شائع کیا۔ علامہ اقبال نے پہلے پانچ خطبات میں مختلف مقامات پر ۱۲۴ آیات کا انگریزی ترجمہ دیا ہے۔

۱۔ یہ ترجمہ ایک انگریز مستشرق "John Medows Rodwell" کا ہے۔

۲۔ اکثر آیات کا اصل ترجمہ کئی مقامات پر چھوٹے بڑے حروف اور بعض مقامات پر چند الفاظ کی تبدیلی سے دیا گیا ہے۔

۳۔ بعض آیات کا ترجمہ چند ایک مقامات پر عربی متن کے مطابق نہیں ہے۔

۴۔ آیاتِ مقدسہ کے نصف کے قریب حوالہ جات بھی درست نہیں ہیں۔

یہی ترجمہ نظرِ ثانی اور اصلاح کے بغیر ۱۹۳۴ء کے ایڈیشن میں دے دیا گیا۔ ان ابتدائی اشاعتوں کے کئی ایڈیشنز شائع ہوئے۔ ۱۹۸۶ء کو پروفیسر محمد سعید شیخ نے نہایت محنت سے اس کتاب کی تدوین و تصحیح اور تحشیہ کا فریضہ سرانجام دیا۔ انھوں نے قرآنی آیات کے انگریزی ترجمہ کے ساتھ دیے گئے حوالہ جات بھی درست کر دیے مگر انھوں نے عربی متن کے ساتھ انگریزی ترجمہ کا تقابل و موازنہ نہ کیا جس وجہ سے ترجمہ کی اغلاط ان کے مدون کردہ ایڈیشن میں بھی آ گئیں۔ ان کا مدون کردہ ایڈیشن ۱۹۸۶ء کو ادارہ ثقافتِ اسلامیہ، لاہور اور اقبال اکیڈمی، لاہور نے شائع کیا۔ تب سے اب تک یہ دونوں ادارے اور کئی دیگر ملکی اور غیر ملکی ادارے اس کے متعدد ایڈیشنز شائع کر چکے ہیں۔ انگریزی خطباتِ اقبال کے ۱۹۳۰ء، ۱۹۳۴ء اور ۱۹۸۶ء کے ایڈیشنز کے اردو، پنجابی، عربی، فارسی کے علاوہ دنیا کی چند دیگر زبانوں میں بھی تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ اس طرح ان نسخوں میں موجود قرآنی آیات کے ترجمہ میں موجود اغلاط ان کی مختلف اشاعتوں میں اور ان کے متعدد تراجم میں اضافہ کے ساتھ آ گئی ہیں اور تراجم میں

برتی گئی لاپروائی کی وجہ سے یہ اغلاط کئی گنا ہو چکی ہیں۔علامہ اقبال کے انگریزی خطبات پر مبنی یہ کتاب علمی وادبی لحاظ سے نہایت قدر و قیمت کی حامل ہے۔قریباً نوے برس سے یہ کتاب اور اس کے تراجم اغلاط سمیت شائع ہو رہے ہیں۔

انگریزی خطباتِ اقبال کے اب تک درج ذیل پانچ عدد اُردو تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ان کے علاوہ پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان کا ترجمہ ''تجدیدِ تفکرِ اسلامی'' زیرِ طبع ہے۔

	عنوانِ ترجمہ	مترجم	ناشر	بار	سنِ اشاعت
۱۔	''تشکیلِ جدید الٰہیاتِ اسلامیہ''	''سید نذیر نیازی''	''بزمِ اقبال، لاہور''	اول	۱۹۵۸ء
۲۔	''مذہبی افکار کی تعمیرِ نو''	''شریف کنجاہی''	''بزمِ اقبال، لاہور''	اول	۱۹۹۲ء
۳۔	''تفکیر دینی پر تجدید نظر''	''ڈاکٹر محمد سمیع الحق''	''ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی''	اول	۱۹۹۴ء
۴۔	''تجدید فکریاتِ اسلام''	''ڈاکٹر وحید عشرت''	''اقبال اکادمی پاکستان''	اول	۲۰۰۲ء
۵۔	''اسلامی فکر کی نئی تشکیل''	''شہزاد احمد''	''مکتبہ خلیل، لاہور''	اول	۲۰۰۵ء

انگریزی خطباتِ اقبال کے دو ابتدائی نسخوں (مطبوعہ ۱۹۳۰ء اور ۱۹۳۴ء) کی طرح ان کے اردو تراجم میں بھی قرآنی آیات کے دیے گئے متن، اردو ترجمہ اور حوالہ جات میں کافی اغلاط موجود ہیں۔کسی بھی مترجم نے آیاتِ مقدسہ کے انگریزی ترجمہ کے ماخذ اور عربی متن سے اس ترجمے کا موازنہ کر کے اس کی درستی کا جائزہ نہیں لیا۔ان میں سے زیادہ تراجم میں قرآنی آیات کے دیے گئے حوالہ جات درست نہیں ہیں۔بعض آیات کا ترجمہ انگریزی متن کے مطابق نہیں ہے۔آیاتِ مقدسہ کے دیے گئے ترجمہ وحوالہ جات دینے میں برتی گئی عدم احتیاط اس امر کی نشاندہی کرتی ہے کہ دیگر متن کا ترجمہ کرتے وقت بھی بہت زیادہ احتیاط نہیں کی گئی۔متن کے ساتھ ان تراجم کا موازنہ کرنے سے بہت سے مقامات پر کمی بیشی نظر آتی ہے۔

''تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ'' میں قرآنی آیات کا عربی متن بغیر اعراب کے دیا گیا ہے۔تاہم، دیا گیا عربی متن درست ہے۔''تفکیر دین پر تجدید نظر''، ''تجدید فکریاتِ اسلام'' اور ''اسلامی فکر کی نئی تشکیل'' میں بھی قرآنی آیاتِ مقدسہ کا عربی متن دیا گیا ہے۔''مذہبی افکار کی تعمیرِ نو'' اور ''تجدید تفکرِ اسلامی'' میں آیاتِ مقدسہ کا عربی متن نہیں دیا گیا۔''تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ'' میں انگریزی خطبات میں قرآنی آیات کے دیے گئے انگریزی ترجمہ کا اردو ترجمہ نہیں دیا گیا۔''اسلامی فکر کی نئی تشکیل'' میں فاضل مترجم نے آیاتِ مقدسہ کا خود اردو میں ترجمہ کرنے کے بجائے ''تفہیم القرآن'' سے ترجمہ نقل کیا ہے۔دیگر تراجم میں آیات کے انگریزی متن کا ترجمہ دیا گیا ہے مگر ترجمہ کرتے وقت اس کا عربی متن سے موازنہ نہیں کیا گیا جس وجہ سے اصل متن کی اغلاط ان تراجم میں بھی آ گئی ہیں۔زیرِ تبصرہ اردو تراجم میں قرآنی آیات اور دیگر متن کے ترجمہ کے سلسلہ میں نظر آنے والی کوتاہیوں کا اگر تفصیلی ذکر کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو جائے گی۔اس مختصر تحقیقی مقالہ کے علمی وادبی تقاضوں کے پیشِ نظر چند ایک مثالوں پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔(۱)

سورۂ قیامہ (۷۵) کی آیت ۳۷ ''اَلَمۡ یَکُ نُطۡفَۃً مِّنۡ مَّنِیٍّ یُّمۡنٰی'' میں ''نُطفَۃً'' سے مراد قطرہ (drop)، ''نُطفَ مِّنۡ مَّنِیٍ'' سے مراد منی کا ایک قطرہ (a drop of semen) اور ''یُمنٰی'' کا مطلب ہے جو ٹپکا دیا جاتا ہے۔راڈویل نے ''نُطفَ مِّنۡ مَّنِی'' کا ترجمہ a drop of semen کے بجائے 'mere embryo' کیا ہے جو کہ درست نہیں۔اس نے لفظ ''یمنٰی'' کا ترجمہ بھی نہیں دیا۔خطباتِ اقبال کی پہلی اشاعت میں یہ ترجمہ اسی طرح دے دیا گیا۔اس کے بعد کی تمام

اشاعتوں میں یہ ترجمہ اسی طرح شائع ہوتا رہا ہے۔ یہ غلطی محمد سعید شیخ کے مدون کردہ نسخہ اور اس کے بعد کی تمام اشاعتوں میں اسی طرح موجود ہے۔آیاتِ مقدسہ کا عربی متن، ان کا اردو ترجمہ از ڈاکٹر طاہر القادری، خطباتِ اقبال کے مجموعے "The Reconstruction of Religious Thought in Islam" اور راڈویل کے انگریزی ترجمہ سے اقتباسات پیشِ خدمت ہیں:

''اَلَم یَکُ نُطفَۃً مِّن مَّنِیٍّ یُمنَی''

اردو ترجمہ از ڈاکٹر طاہر القادری:

'' کیا وہ (اپنی ابتداء میں) منی کا ایک قطرہ نہ تھا جو (عورت کے رحم میں) ٹپکا دیا جاتا ہے۔''(۲)

English Translation Given in the three(1930's, 1934's & 1986's) editions of 'The Reconstruction of Religious Thought in Islam':

"Was he not a mere embryo"(3)

انگریزی متن کا اردو ترجمہ از مقالہ نگار:

''کیا وہ محض ایک جنین نہیں تھا؟''

English Translation Given by JM Rodwell:

"Was he not a mere embryo?"(4)

ڈاکٹر طاہر القادری کی طرح دیگر تمام مشہور اردو مترجمین، امام احمد رضا خان، فتح محمد جالندھری، مولانا مودودی، محمد حسین نجفی، عبدالسلام بھٹوی سلفی اور انگریزی زبان کے مترجمین یوسف علی، پکتھال اور آربری نے ''نُطفً مِّن مَّنِيٍّ'' کا ترجمہ 'mere embryo' کے بجائے 'a drop of semen' (منی کا ایک قطرہ) ہی کیا ہے۔(۵)

''نطفہ'' سے مراد ''مائع کی نہایت قلیل مقدار (قطرہ)'' ہے۔قرآن حکیم میں کم از کم گیارہ مقامات پر ذکر کیا گیا ہے کہ انسان کو ''نطفہ'' سے تخلیق کیا گیا ہے۔ملاحظہ کیجئے:

آیات ۸۰:۱۹،۶۷:۲،۷۵:۳۷،۵۳:۴۶،۴۰:۶۷،۳۶:۷۷،۳۵:۱۱،۲۳:۱۳،۲۲:۵،۱۸:۳۷،۱۶:۴

شکمِ مادر میں نر جنسی خلیے (sperm) اور مادہ جنسی خلیے (egg) کے ملاپ سے ایک تا تین دن میں زائیگوٹ (zygote) بنتا ہے۔دوسرے دن تا اکیسویں دن کے دوران زائیگوٹ، بلاسٹوسسٹ (blastocyst) کی شکل اختیار کرتا ہے۔اکیس سے اکہتر دن کے درمیانی عرصہ میں بلاسٹوسسٹ، امبریو (embryo) کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔(۶)

اس لحاظ سے عربی متن ''نُطفً مِّن مَّنِيٍّ'' کا انگریزی ترجمہ 'embryo' درست نہیں ہے۔''مذہبی افکار کی تعمیرِ نو'' کے صفحہ ۱۴۲ پر اور ''تفکیرِ دینی پر تجدیدِ نظر'' کے صفحہ ۱۲۱ پر اس کا ترجمہ ''منی کی ایک بوند'' دیا گیا ہے۔''اسلامی فکر کی نئی تشکیل'' کے صفحہ ۹۲ پر اس کا ترجمہ ''حقیر پانی کا نطفہ''، ''تجدید فکریاتِ اسلام'' کے صفحہ ۶۲ پر اور ''تجدیدِ تفکرِ اسلامی'' کے قلمی نسخہ کے صفحہ ۱۱ پر اس کا ترجمہ ''منی کا ایک قطرہ'' دیا گیا ہے جو کہ عربی متن ''نُطفً مِّن مَّنِيٍّ'' کے مطابق اور درست ہے مگر انگریزی متن 'embryo' کے مطابق نہیں ہے۔ان میں سے کسی بھی مترجم نے انگریزی ترجمہ میں موجود اس غلطی کی نشاندہی نہیں کی۔

پہلے خطبے میں سور غاشیہ (۸۸) کی آیت ۱۷ کے راڈویل کے دیے گئے انگریزی ترجمہ میں ''اِلابِل'' (اونٹوں) کا ترجمہ 'camels' کے بجائے 'clouds' دیا گیا ہے۔ بعد میں یہی ترجمہ انگریزی خطبہ کے تینوں متون میں دے دیا گیا۔ ۱۹۳۰ء سے لے کر آج ۲۰۲۰ء تک یہ ترجمہ اسی طرح شائع ہو رہا ہے۔ عربی متن اور اس کے تراجم ملاحظہ فرمائیں۔

''اَفَلَا یَنظُرُونَ اِلَی الاِبِلِ کَیفَ خُلِقَت''

اردو ترجمہ از ڈاکٹر طاہر القادری:

''(منکرین تعجب کرتے ہیں کہ جنت میں یہ سب کچھ کیسے بن جائے گا تو) کیا یہ لوگ اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح (عجب ساخت پر) بنایا گیا ہے؟''(۷)

English Translation Given in the three(1930's, 1934's & 1986's) editions of 'The Reconstruction of Religious Thought in Islam':

"Can they not look up to the clouds, how they are created;.."(8)

انگریزی متن کا اُردو ترجمہ از مقالہ نگار:

''کیا وہ بادلوں کی طرف نہیں دیکھتے، انھیں کس طرح بنایا گیا ہے؟''

English Translation Given by JM Rodwell:

"Can they not look up to the clouds, how they are created;.."(9)

سور غاشیہ (۸۸) کی آیت ۱۷ کے علاوہ لفظ ''الابِــــل'' سور انعام (۶) کی آیت ۱۴۴ میں بھی استعمال ہوا ہے۔ اُس آیت (۶:۱۴۴) میں راڈویل نے بھی اس لفظ کا ترجمہ اونٹوں (camels) کا کیا ہے۔

جے ایم راڈویل (J.M.Rodwell) کے علاوہ دیگر تمام مشہور اردو مترجمین، امام احمد رضا خان، فتح محمد جالندھری، مولانا مودودی، محمد حسین نجفی، عبدالسلام بھٹوی سلفی، ڈاکٹر طاہر القادری اور انگریزی مترجمین یوسف علی، پکتھال، آربری، شاکر، محمد سرور اور محسن خان نے ''الابِـل'' کا ترجمہ 'camel' یا 'camels' ہی کیا ہے۔ تفسیر ابنِ عباس، تفسیر ابنِ کثیر، تفسیر بغوی، تفسیر بیضاوی، تفسیر درمنثور، تفسیر ماجدی تفسیر قرطبی، معارف القرآن، ضیاء القرآن اور تبیان القرآن میں بھی اس کا ترجمہ 'اونٹوں' دیا گیا ہے۔(۱۰)

''مذہبی افکار کی تعمیرِ نو'' کے صفحہ نمبر ۲۷ پر، ''تفکیر دینی پر تجدیدِ نظر'' کے صفحہ نمبر ۴۲ پر اور ''تجدیدِ تفکرِ اسلامی'' کے قلمی نسخہ کے صفحہ نمبر ۴۱ پر ''الابِــــــل'' کا ترجمہ ''اونٹ'' یا ''اونٹوں'' کے بجائے ''بادلوں'' کیا گیا ہے جو کہ درست نہیں ہے۔ ''تجدیدِ فکریاتِ اسلام'' کے صفحہ ۳۰ نمبر پر ''الابِل'' کا ترجمہ ''اونٹ'' اور ''اسلامی فکر کی نئی تشکیل'' کے صفحہ نمبر ۴۳ پر اس کا ترجمہ ''اونٹوں'' دیا گیا ہے جو کہ قرآنِ حکیم کے متن کے مطابق درست ہے۔ مترجمین میں سے کسی نے بھی قرآنِ حکیم کے متن اور انگریزی ترجمہ کے اس اختلاف کا ذکر نہیں کیا اور ان میں سے ہر ایک نے کسی ایک قرآن حکیم کے متن یا انگریزی متن کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ترجمہ کر دیا۔

”وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُواْ بِهَا فِیْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ قَدْ فَصَّلْنَا الآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ●وَهُوَ الَّذِیَ أَنشَأَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ قَدْ فَصَّلْنَا الآيَاتِ لِقَوْمٍ يَفْقَهُونَ●وَهُوَ الَّذِیَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِراً نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبّاً مُّتَرَاكِباً وَمِنَ النَّخْلِ مِن طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَجَنَّاتٍ مِّنْ أَعْنَابٍ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهاً وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ انظُرُواْ إِلِى ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَيَنْعِهِ إِنَّ فِیْ ذَلِكُمْ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ“(۱۱)

اردو ترجمہ از ڈاکٹر طاہر القادری:

”اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے ستاروں کو بنایا تاکہ تم ان کے ذریعے بیابانوں اور دریاؤں کی تاریکیوں میں راستے پاسکو۔ بے شک ہم نے علم رکھنے والی قوم کے لیں (اپنی) نشانیاں کھول کر بیان کردی ہیںo اور وہی (اللہ) ہے جس نے تمہیں ایک جان (یعنی ایک خلیہ) سے پیدا فرمایا ہے پھر (تمہارے لیے) ایک جائے اقامت (ہے) اور ایک جائے امانت (مراد رحم مادر اور دنیا اور قبر ہے)۔ بے شک ہم نے سمجھنے والے لوگوں کے لیے (اپنی قدرت کی) نشانیاں کھول کر بیان کردی ہیںo اور وہی ہے جس نے آسمان کی طرف سے پانی اتارا پھر ہم نے اس (بارش) سے ہر قسم کی روئیدگی نکالی پھر ہم نے اس سے سرسبز (کھیتی) نکالی جس سے ہم اوپر تلے پوستہ دانے نکالتے اور کھجور کے گابھے سے لٹکتے ہوئے گچھے اور انگوروں کے باغات اور زیتون اور انار (بھی پیدا کیے جو کئی اعتبارات سے) آپس میں ایک جیسے (لگتے) ہیں اور (پھل، ذائقے اور تاثرات) جداگانہ ہیں۔ تم درخت کے پھل کی طرف دیکھو جب وہ پھل لائے اور اس کے پکنے کو (بھی دیکھو)، بے شک ان میں ایمان رکھنے والے لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں۔“(۱۲)

English Translation Given in the three(1930's, 1934's & 1986's) editionsof 'The Reconstruction of Religious Thought in Islam':

> "And it is He Who hath ordained for you that ye may be guided thereby in the darkness of the land and of the sea! Clear have We made Our signs to "men of knowledge". And it is He Who hath created you of one breath, and hath provided you an abode and resting place (in the womb). Clear have We made Our signs for "men of insight"! And it is He Who sendeth down rain from Heaven: and We

bring forth by it the buds of all the plants and from them bring We forth the green foliage, and the close-growing grain, and palm trees with sheaths of clustering dates, and gardens of grapes, and the olive, and the pomegranate, like and unlike. Look you on their fruits when they ripen. Truly herein are signs unto people who believe."**(13)**

انگریزی متن کا اردو ترجمہ از مقالہ نگار:

''اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے۔۔۔ بنائے ہیں تا کہ تم زمین اور سمندر کی تاریکی میں ان سے رہنمائی حاصل کر سکو! بے شک ہم نے ''علم رکھنے والوں کے لے'' اپنی نشانیاں واضح کر دی ہیں۔اور وہی ہے جس نے تمہیں ایک نَفَس (سانس) سے پیدا کیا ہے اور تمہیں ایک ٹھکانا اور (رحم مادر میں) آرام کی جگہ عطا کی ہے۔ہم نے ''بصیرت رکھنے والے لوگوں'' کے لے اپنی نشانیاں واضح کر دی ہیں۔اور وہی ہے جو آسمان سے بارش برساتا ہے: اور اس سے ہم تمام پودوں کی کلیاں اگاتے ہیں اور اُن سے ہم سبز پتے وجود میں لاتے ہیں ااور ان سے ہم اوپر تلے پیوستہ دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے گابھے سے لٹکتے ہوئے گچھے اور انگوروں کے باغات اور زیتون اور انار ایک دوسرے سے مشابہ اور غیر مشابہ۔تم ان کے پھل کی طرف دیکھو جب وہ پکتے ہیں۔بے شک ان میں ایمان رکھنے والے لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں۔''

English Translation Given by JM Rodwell:

"And it is He who hath ordained the stars for you that ye may be guided thereby in the darknesses of the land and of the sea! clear have we made our signs to men of knowledge. And it is He who hath produced you from one man, and hath provided for you an abode and resting-place! Clear have we made our signs for men of insight. And it is He who sendeth down rain from Heaven: and we bring forth by it the buds of all the plants, and from them bring we forth the green foliage, and the close growing grain, and palm trees with sheaths of clustering dates, and gardens of grapes, and the olive and the

pomegranate, like and unlike. Look ye on their fruits when they ripen. Truly herein are signs unto people who believe."(14)

خطبہ میں جے ایم راڈویل (J.M.Rodwell) کا انگریزی ترجمہ (خط کشیدہ الفاظ میں) کچھ تبدیلیوں کے ساتھ دیا گیا ہے۔ راڈویل نے سورہ انعام کی آیت ۹۷ کے انگریزی ترجمہ میں لفظ ''النُّجُومَ'' کا ترجمہ (stars) دیا ہے، مگر خطبات کے ۱۹۳۰ء کے ایڈیشن میں اور بعد کی تمام اشاعتوں میں دیے گئے انگریزی ترجمہ میں لفظ ''النُّجُومَ'' کا ترجمہ (stars) نہیں دیا گیا۔ تمام اُردو تراجم میں بھی اس غلطی کی نشاندہی نہیں کی گئی۔ راڈویل نے لفظ ''ظُلُمٰتِ'' کا ترجمہ darknesses کیا ہے جو کہ عربی متن کے مطابق درست ہے مگر خطبات میں ف اس کا ترجمہ darkness دیا گیا ہے جو کہ درست نہیں۔ اسی طرح آیت ۹۸ میں ط تمام مترجمین نے ''نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ'' کا ترجمہ ایک انسان (one man)، ایک شخص (one person) یا ایک جان (one soul) دیا ہے۔ راڈویل نے بھی اس کا ترجمہ 'one man' دیا ہے مگر انگریزی خطبہ میں اس کا ترجمہ 'one breath' دیا گیا ہے جو کہ درست نہیں ہے۔ آیت ۹۹ میں ''حَبًّا مُّتَرَاكِبًا'' (اوپر تلے پودستہ دانے، تہ بہ تہ چڑھے ہوئے دانے، ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے دانے) کا ترجمہ "the close growing grain" دیا گیا ہے۔ آکسفورڈ ایڈیشن میں یہاں ترجمہ grain کے بجائے green دیا ہے جس کی ادارہ ثقافتِ اسلامیہ اور اقبال اکیڈمی کے ایڈیشن میں اصلاح کر دی گئی ہے۔

''تجدیدِ فکریاتِ اسلام'' میں سورہ انعام (۶) کی آیات ۹۷ تا ۹۹ میں سے صرف آیت ۹۹ کا متن اور ترجمہ دیا گیا ہے۔ دیگر دو آیات (۹۷ اور ۹۸) جن میں الفاظ ''النُّجُومَ'' اور ''نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ'' استعمال ہوئے ہیں، ان کا عربی متن اور اُردو ترجمہ نہیں دیا گیا۔ خطبات کے دیگر تمام مترجمین نے مذکورہ تینوں آیاتِ مقدسہ کا اردو ترجمہ دیا ہے۔ اگرچہ انگریزی متن میں لفظ ''النُّجُومَ'' کا ترجمہ stars نہیں دیا گیا مگر سب نے اس کو اردو میں ترجمہ ''ستاروں''، ''ستارے'' یا ''تاروں'' دیا ہے۔

انگریزی ترجمہ میں ''نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ'' کا ترجمہ "one breath" دیا گیا ہے جو کہ درست نہیں ہے۔ ''تفکیرِ دینی پر تجدیدِ نظر'' کے صفحہ نمبر ۲۳ پر اس کا ترجمہ ''ایک سانس'' دیا گیا ہے جو کہ انگریزی متن کے مطابق درست مگر قرآنی متن کے مطابق غلط ہے۔ ''مذہبی افکار کی تعمیرِ نو'' کے صفحہ نمبر ۲۶ پر اس کا ترجمہ ''ایک نفس''، ''اسلامی فکر کی نئی تشکیل'' کے صفحہ نمبر ۳۳ پر اس کا ترجمہ ''ایک متنفس'' اور ''تجدیدِ تفکرِ اسلامی'' کے قلمی نسخہ کے صفحہ نمبر ۱۴ پر اس کا ترجمہ ''ایک جان'' دیا گیا ہے۔ سب کا ترجمہ قرآنی متن کے مطابق درست ہے مگر انگریزی متن کے مطابق نہیں ہے۔ ان مترجمین میں سے کسی نے بھی انگریزی ترجمہ میں موجود ان اغلاط کی نشاندہی نہیں کی اور اپنے ترجمہ میں انگریزی متن سے اتفاق یا اختلاف کا ذکر نہیں کیا۔

خطباتِ اقبال کے اردو تراجم میں قرآنی آیات کے متن، حوالہ جات اور ترجمہ سے متعلق مذکورہ بالا نوعیت کی کافی اغلاط پائی جاتی ہیں۔ مثلاً:

> ''تجدیدِ فکریاتِ اسلام'' میں سورہ بقرہ (۲) کی آیات ۳۰ تا ۳۳ کے ترجمہ میں الفاظ 'اور یاد کرو' زائد از متن ہیں اور انھیں قوسین میں دیا جانا چاہیے تھا۔ ''فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ And when he had informed them of the names کا اُردو ترجمہ نہیں دیا گیا۔''(۱۵)

''اسلامی فکر کی نئی تشکیل''میں سورہ آلِ عمران (۳) کی آیات ۱۹۰اور۱۹۱کے ترجمے میں ''السَّمٰوٰتِ وَالاَ رْضِ'' کا ترجمہ'' آسمانوں اور زمین'' ہونا چاہیے جب کہ ان کا ترجمہ'' زمین اور آسمان'' کیا گیا ہے۔سورہ لقمان (۳۱) کی آیت ۲۰ میں ''مَا فِـی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِـی الاَرضِ'' کا ترجمہ''جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے'' ہونا چاہیے مگر اس کا ترجمہ'' زمین اور آسمان کی ساری چیزیں'' کیا گیا ہے۔(۱۶)

خطباتِ اقبال کے اُردو تراجم میں آیاتِ مقدّسہ کے ترجمہ کے علاوہ دیگر متن کے ترجمہ میں بھی کئی مقامات پر کمی بیشی، الفاظ کی تقدیم وتاخیر اور زمانے کا فرق نظر آتا ہے۔اس ضمن میں اختصار کے لیے صرف پہلے خطبے کے ترجمہ سے چند مثالیں پیشِ خدمت ہیں۔

'The Reconstruction of Religious Thought in Islam':

> "Yet it cannot be denied that faith is more than merefeeling. It has something like a cognitive content, and the existence of rival parties- scholastics and mystics- in the history of religion shows that idea is a vital element in religion."(17)

اُردو ترجمہ از''تشکیلِ جدید الٰہیاتِ اسلامیہ'':

> ''بایں ہمہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ مذہب کی حیثیت محض احساس کی نہیں، اس میں تعقل کا ایک عُنصر شامل رہتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ مذہب کی تاریخ صوفیہ اور متکلمین ایسی دو حریف جماعتوں کی موجودگی سے کبھی خالی نہیں رہی، جس سے پھر اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ مذہب کے لیے فکر کا وجود ناگزیر ہے۔''(۱۸)

اُردو ترجمہ از''مذہبی افکار کی تعمیرِ نو'':

> ''اس کے باوجود انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ایمان احساس محض سے فزوں تر ہے اور اس کے مافیہ میں دانست سے ملتی جلتی کوئی چیز بھی ہوتی ہے۔مذہب کی تاریخ میں متکلمین اور متصوفین کی ایک دوسرے سے اختلاف کرنے والی جماعتوں کا ہونا ظاہر کرتا ہے مذہب میں سوچ کا رنگ خاصا غالب رہا ہے۔''(۱۹)

اُردو ترجمہ از''تفکیرِ دینی پر تجدیدِ نظر''

> ''تاہم یہ ایک ناقابلِ انکار امر ہے کہ ایمان احساسِ محض سے بالاتر ہے۔اس میں کچھ ایسی باتیں موجود ہیں جو عقلی تجسس کا سامان بن سکتی ہیں۔مذہب کی تاریخ میں دو مخالف گروہ صوفیہ اور متکلمین کا وجود اس بات کا شاہد ہے کہ مذہب میں فکر ایک جاندار عُنصر کی حیثیت رکھتی ہے۔''(۲۰)

اُردو ترجمہ از''تجدیدِ فکریاتِ اسلام'':

''تاہم اس بات کا انکارنہیں کیا جاسکتا کہ ایمان احساس محض سے کہیں بڑھ کر ہے۔اس میں کسی حد تک وقوف کا عُنصر بھی موجود ہوتا ہے۔تاریخ مذہب میں مدرسی اورصوفیانہ، دو متخالف مکاتب کی موجودگی اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ مذہب میں فکر ایک اہم عُنصر کی حیثیت سے موجود ہے۔''(۲۱)

اُردو ترجمہ از''اسلامی فکر کی نئی تشکیل'':

''اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ایمان محض احساس سے بڑی شے ہے، اس میں تفکرانہ مواد سے ملتی جلتی کوئی چیز ہوتی ہے، اس میں متکلمین (Scholastic) اور صوفیا جیسے ایک دوسرے کے مخالف گروہ بھی موجود ہوتے ہیں، جو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ تاریخ مذاہب میں خیال (Idea) مذہب کا زندگی بخش (Vital) عنصر ہے۔''(۲۲)

اردو ترجمہ از''تجدیدِ تفکرِ اسلامی'':

''تاہم اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ایمان محض احساس سے کچھ بڑھ کر ہے۔یہ اپنے اندر ایک علمی و ادراکی (Cognitive) سرمایہ رکھتا ہے نیز مذہبی تاریخ میں متکلمین (Scholastics) اور صوفیا (Mystics) کی صورت میں حریف گروہوں کی موجودگی اس امر کو واضح کرتی ہے کہ فکر و خیال مذہب کا ایک ناگزیر پہلو ہے۔''(۲۳)

''تشکیلِ جدید الٰہیاتِ اسلامیہ'' کا ترجمہ متن کے مفہوم پر مبنی ہے۔الفاظ "faith" اور "religion" دونوں کا ترجمہ ''مذہب'' کیا گیا ہے جب کہ لفظ "faith" کا ترجمہ ''ایمان'' ہونا چاہیے۔الفاظ "Mystic and Scholastics" کی ترجمہ میں ترتیب بدل دی گئی ہے اور ان کا ترجمہ ''متکلمین اور صوفیا'' کے بجائے ''صوفیا اور متکلمین'' کیا گیا ہے۔

''مذہبی افکار کی تعمیرِ نو'' میں دیا گیا مندرجہ بالا ترجمہ کافی حد تک ٹھیک ہے۔پہلے جملے کے الفاظ "mere feeling" کا ترجمہ ''محض احساس'' کے بجائے ''احساسِ محض'' کیا گیا ہے جو کہ درست نہیں۔دوسرے جملے کے ترجمے میں الفاظ ''مافیہ'' اور ''دانست'' کے بجائے قدرے سہل الفاظ استعمال ہونے سے دائرۂ تفہیم قدرے وسیع ہو سکتا تھا۔

''تفکیرِ دینی پر تجدیدِ نظر'' میں ''ڈاکٹر محمد سمیع الحق'' نے انگریزی متن کا ''بامحاورہ ترجمہ'' کرنے کی کوشش کی ہے۔پہلے جملے کے الفاظ "meer feeling" کا ترجمہ ''محض احساس'' کے بجائے ''احساسِ محض'' کیا گیا ہے جو کہ درست نہیں۔دوسرے جملے کا ترجمہ قابلِ غور ہے۔اس کے ابتدائی حصے "It has something like a cognitive content" کا ترجمہ ''اس میں علمی و عقلی سرمایہ (cognitive content) جیسی کوئی چیز ہوتی ہے۔'' ہونا چاہیے تھا۔انھوں نے اس کا ترجمہ کرتے وقت الفاظ کے انفرادی و اجتماعی مفہوم اور فعل (verb) کو پیشِ نظر نہیں رکھا۔ان کا ترجمہ ''اس میں کچھ ایسی باتیں موجود ہیں جو عقلی تجسّس کا سامان بن سکتی ہیں۔'' اس لحاظ سے درست نہیں ہے۔ان کے ترجمہ میں بعض مقامات پر اس طرح کی صورتِ حال نظر آتی ہے۔

''تجدیدِ فکریاتِ اسلام'' میں زیرِ تبصرہ عبارت کے پہلے جملے کے الفاظ "mere feeling" کا ترجمہ ''محض احساس'' کے بجائے ''احساسِ محض'' کیا گیا ہے جو کہ درست نہیں۔دوسرے جملے کے ابتدائی حصے "It has something

"like a cognitive content" کا ترجمہ ''اس میں کسی حد تک وقوف کا عنصر بھی موجود ہوتا ہے۔'' غور طلب ہے۔ لفظ "something" کا مطلب ہے ''کوئی چیز''۔ اس کا ترجمہ ''کسی حد تک'' نہیں ہوسکتا۔ راقم الحروف کے خیال میں اس کا ترجمہ ''اس میں علمی و عقلی سرمایہ (cognitive content) جیسی کوئی چیز ہوتی ہے۔'' ہونا چاہیے تھا۔

''اسلامی فکر کی نئی تشکیل'' میں فاضل محقق و مترجم 'شہزاد احمد' نے لفظی و بامحاورہ ترجمہ نگاری کے اصولوں کی پاسداری کرتے ہوئے زیرِ تبصرہ عبارت کا درست ترجمہ کیا ہے۔

''تجدیدِ تفکرِ اسلامی'' میں فاضل محقق و مترجم ''پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان'' نے نہایت مہارت اور خوب صورتی سے انگریزی متن کے الفاظ کے انفرادی و اجتماعی مفہوم کو اردو زبان میں منتقل کیا ہے۔ ان کا ترجمہ ہر لحاظ سے لائقِ تحسین ہے۔ انگریزی الفاظ "cognitive content" بطور اسم استعمال ہوتے ہیں۔ ان سے مراد تعلیم و تربیت، تجربہ و مشاہدہ اور غور و فکر یعنی تعلم، تفکر اور تعقل سے حاصل ہونے والا علم، تجربہ، تصوّر، نظریہ، عقیدہ، فکر (سوچ) اور خیال ہے۔ اس لیے ان کا درست ترجمہ ''علمی و ادراکی سرمایہ'' یا ''علمی و عقلی سرمایہ'' ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان نے زیرِ تبصرہ عبارت کی طرح قریباً تمام خطبات کو اسی طرح اردو ترجمہ کا رُوپ دیا ہے۔

تمام تراجم کے مندرجہ بالا جائزہ کی رو سے راقم الحروف کے نزدیک زیرِ تبصرہ عبارت کا ترجمہ یہ ہونا چاہیے:

> ''تاہم اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ایمان محض احساس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اس میں علمی و عقلی سرمایہ (cognitive content) جیسی کوئی چیز ہوتی ہے اور مذہب کی تاریخ میں متکلمین (scholastics) اور صوفیا (mystics) کے مخالف گروہوں کی موجودگی ظاہر کرتی ہے کہ فکر و خیال مذہب کا ایک حاجت بخش (vital) عنصر ہے۔''

مجموعی طور پر خطباتِ اقبال کے تمام مطبوعہ اُردو تراجم میں مندرجہ بالا مثالوں کے مطابق کمی بیشی نظر آتی ہے۔ اس ضمن میں تمام تراجم کا اجمالی جائزہ اور چند مزید مثالیں پیشِ خدمت ہیں:

> "مذہبی افکار کی تعمیرِ نو'' میں فاضل مترجم ''شریف کنجاہی'' نے تمام خطبات کے آخر پر مختصر سے حواشی بھی دیے ہیں۔ ان کا ترجمہ کافی حد تک درست ہے۔ تاہم، اس میں مزید اصلاح کی گنجائش ہے۔ انھوں نے ترجمہ میں کئی مقامات پر بہت سے مشکل الفاظ استعمال کیے ہیں۔ کئی مقامات پر ان کا دیا گیا ترجمہ متن کے مطابق نہیں ہے۔ مثلاً، درج ذیل جملے کا ترجمہ صحیح زمانے (Tense) میں نہیں ہوا:
>
> "As we all know, Greek philosophy has been a great cultural force in the history of Islam."(24)
>
> ''جس طرح سب کو معلوم ہے کہ اسلام کی تاریخ میں یونانی فلسفہ بہت بڑی ثقافت تھی۔''(۲۵)

اسی ترجمہ میں دی گئی درج ذیل عبارت کے خط کشیدہ الفاظ کا ترجمہ غور طلب ہے۔ ترجمہ کرتے وقت جملے کی بناوٹ، الفاظ کے انفرادی و اجتماعی مفہوم، عبارت کے سیاق و سباق اور اصل مفہوم کو پیشِ نظر نہیں رکھا گیا۔ اسی طرح کی ایک اور

مثال پیشِ خدمت ہے۔

"If we are right, feeling is quite as much an objective consciousness as is idea: it refers always to something beyond the present self and has no existence save in directing the self toward that object in whose presence its own career must end!"(26)

''اگر یہ بات سچ ہے تو پھر احساس بھی اتنا ہی باہدف شعور ہے جتنی کہ پنداشت۔ یہ ہمیشہ کسی اس چیز کی طرف اشارہ کرے گا جو اس وقت جو کچھ وہ ہوتا ہے اس سے مختلف ہوتی ہے اور جس کی ہستی اپنا رخ اس شے کی جانب کر دینے میں ہی ہوتی ہے جس کے سامنے آ جانے سے اس کا اپنا سفر ختم ہو جاتا ہے۔'' (۲۷)

راقم الحروف کے نزدیک مندرجہ بالا اقتباس کا ترجمہ یوں ہونا چاہیے:

''اگر ہم درست (نتیجے پر پہنچے) ہیں تو (مطلب یہ ہوا کہ) احساس ایسا ہی معروضی شعور ہے جیسا کہ خیال: یہ ہمیشہ صاحبِ احساس ذات (self present) سے پرے کسی شے کی جانب اشارہ کرتا ہے اور احساس کا اس کے سوا اور کوئی مطلب ہی نہیں کہ وہ ذات کو اس شے کی طرف رہنمائی دے کہ جس کی موجودگی (تحصیل) سے اِس (احساس) کا اپنا کام لازماً مکمل ہو جائے۔''

احساس خیال یا خیالات کی صورت میں انسانی سوچ میں داخل ہوتا ہے۔ احساس اور خیال میں ایک منطقی اور روحانی ربط و تعلق پایا جاتا ہے۔ احساس، خیال کی طرح ہی ہمارے شعور پر اثر انداز ہوتا ہے۔ یہ اپنے ہدف و مرکز کی طرف رہنمائی کرتا اور وہاں پہنچنے میں مدد کرتا ہے۔ اس کام کی تکمیل پر اس کا مقصد پورا ہو جاتا اور سفر مکمل ہو جاتا ہے۔ مثلاً بھوک کے احساس سے کچھ کھانے کا خیال پیدا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ کچھ اشیاء تصور میں آتی ہیں۔ صاحبِ احساس ان اشیاء تک رسائی حاصل کر کے بھوک مٹا لیتا ہے۔ اس طرح احساس کا سفر مکمل ہو جاتا ہے۔ لفظ ''پنداشت'' فارسی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا مطلب وہم، گمان اور خیال ہے۔ علامہ اقبال نے اپنے اس خطبہ میں یہ لفظ ''خیال''، ''تصور'' اور ''فکر'' کی حقیقت اور اس کی اثر پذیری بیان کرنے کے لیے استعمال کیا ہے۔ اس لیے اس کا آسان اور موزوں ترجمہ ''خیال'' ہے۔ (۲۸)

''مذہبی افکار کی تعمیرِ نو'' میں لفظ ''پنداشت'' کی طرح کئی الفاظ اور اصطلاحات کے ترجمہ میں مشکل الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ لفظ "stimuli" کا ترجمہ ''محرکات'' کے بجائے ''انگیزوں'' اور "system of responses" کا ترجمہ ''ردِعمل کا نظام'' یا ''ردِعملی نظام'' کے بجائے ''استجابی نظام'' دیا گیا ہے۔ حواشی میں عربی عبارات بغیر اعراب کے دی گئی ہیں۔ املا کی اغلاط بھی نظر آتی ہیں۔ مثلاً لفظ "Data" کے بجائے "Date" اور "Stimuli" کے بجائے "Stimulik" لکھا ہوا ہے۔ (۲۹)

''تشکیلِ جدید الٰہیاتِ اسلامیہ'' کا ترجمہ متن کے مفہوم پر مبنی ہے۔ ترجمہ کرتے وقت جملوں کی بناوٹ اور الفاظ کی ترتیب مدِنظر نہیں رکھی گئی۔ بعض مقامات پر اُردو ترجمہ میں زائد از متن الفاظ دیے گئے ہیں۔ تمام ترجمہ میں یہی اُسلوب اختیار کیا

گیا ہے۔ اصولِ ترجمہ کے مطابق زائد از متن الفاظ قوسین میں دیے جانے چاہییں اور ترجمہ میں کسی خاص ضرورت کے بغیر الفاظ کی ترتیب نہیں بدلنی چاہیے۔ مترجم نے ترجمہ کے شروع میں ''مفصل مقدمہ''، ہر خطبہ کے آخر پر مختصر و مفصل ''حواشی'' اور کتاب کے آخر پر ''تصریحات''، ''مصطلحات'' اور ''اشاریہ'' دے کر انگریزی متن اور اس کے اُردو ترجمہ کی تفہیم سہل تر بنانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ اس لحاظ سے اس ترجمہ کو دیگر تمام تراجم پر فضیلت حاصل ہے۔

''تفکیرِ دینی پر تجدیدِ نظر'' میں فاضل مترجم ڈاکٹر محمد سمیع الحق نے تمام خطبات کے ترجمہ میں صرف چند ایک مقامات پر اکا دکا حواشی دیے ہیں۔ کئی جملے ایسے ہیں جن کا ترجمہ اصلاح طلب ہے۔ چند مثالیں پیشِ خدمت ہیں۔ اختصار کے پیشِ نظر، راقم الحروف نے آئندہ صفحات پر انگریزی متن اور اس کے زیرِ جائزہ ترجمہ کے غور طلب حصوں کے نیچے خط لگا دیا گیا ہے اور ساتھ ہی اپنی صوابدید کے مطابق درست ترجمہ تجویز کر دیا ہے:

> "The essence of religion, on the other hand, is faith; and faith, like the bird, sees its "trackless way" unattended by intellect which, in the words of the great mystic poet of Islam, "only waylays the living heart of man and robs it of the invisible wealth of life that lies within." Yet it cannot be denied that faith is more than mere feeling."(30)

> ''اس کے برعکس مذہب کی اصل ایمان ہے اور ایمان کی مثال اس طائر کی سی ہے جو عقل کی مدد کے بغیر اپنی دشوار گزار راہوں کو دیکھ لیتا ہے۔ عقل کے متعلق ایک صوفی شاعر کا قول ہے کہ یہ آدمی کے قلبِ حیوان کو گمراہ کرتی اور اس کی غیر محسوس دولتِ حیات جو اس کے اندرون میں جاگزین رہتی ہے، لوٹ لیتی ہے۔ تاہم یہ ایک ناقابلِ انکار امر ہے کہ ایمان احساسِ محض سے بالاتر ہے۔''(۳۱)

عربی لُغت کے مطابق لفظ ''حیوان'' کا مطلب ''جاندار'' ہے۔ اس لحاظ سے ''قلبِ حیوان'' کا مطلب ہے ''جاندار کا دل۔'' انگریزی الفاظ "living heart" کا مطلب ''زندہ دل'' ہے نہ کہ ''زندہ یا جاندار کا دل''۔ ''اردو لغت'' کے مطابق لفظ ''حیوان'' انسان کے علاوہ ایسی جان دار مخلوق کے لیے استعمال ہوتا ہے جس میں قوت حس اور ارادی حرکت ہو۔ زیرِ تبصرہ عبارت میں تمام جانداروں کے بجائے انسان کا ذکر ہو رہا ہے۔ اس لیے لفظ ''حیوان'' کا استعمال درست نہیں ہے۔(۳۲)

ترجمہ از راقم الحروف:

> ''دوسری طرف مذہب کا جوہر ایمان ہے؛ اور ایمان، پرندے کی طرح، عقل کے سہارے بغیر ''بے نشان راستہ'' دیکھ لیتا ہے جو، اسلام کے عظیم صوفی شاعر کے بقول 'انسان کے زندہ دل پر حملہ آور ہوتی ہے اور اس میں موجود چھپی ہوئی زندگی کی دولت اس سے چھین لیتی ہے'۔ تاہم اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ایمان محض احساس سے کہیں بڑھ کر ہے۔''

> "We must not, however, regard it as a mysterious special

faculty; it is rather a mode of dealing with Reality in which sensation, in the physiological sense of the word, does not play any part."(33)

''لیکن ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہ کوئی مخصوص پراسرار شعبۂ عقل وفراست ہے۔ یہ تو دراصل حقیقتِ کاملہ سے وابستگی حاصل کرنے کا ایک طریقہ ہے جس میں حواسِ ظاہری کی طرح کے اعضا سے کوئی کام نہیں لیا جاتا۔'' (۳۴)

ترجمہ از راقم الحروف:

''تاہم، ہمیں یہ قطعاً نہیں سمجھنا چاہیے کہ یہ کوئی پُراسرار خصوصی صلاحیت ہے؛ اس کے بجائے یہ حقیقتِ مطلقہ سے تعلق پیدا کرنے کا ایک ایسا طریقہ ہے جس میں اس لفظ کے عضویاتی (physiological) مفہوم کے مطابق احساس (sensation) کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔''

"If we are right, feeling is quite as much an objective consciousness as is idea: it refers always to something beyond the present self and has no existence save in directing the self toward that object in whose presence its own career must end!"(35)

''اگر یہ صحیح ہے تو احساس تصور ہی کی طرح کا ایک مقصدی شعور ہے، اس کا تعلق ہمیشہ کچھ ایسی چیزوں سے ہوتا ہے جو ذاتِ موجود سے ماورا ہے اور اس کی بقا ذات کے رُخ کو اس کے مدرک کی طرف پھیرنے کی ہی حد تک ہے جس کے سامنے اس کی اپنی جدوجہد ختم ہو جاتی ہے۔'' (۳۶)

ترجمہ از راقم الحروف:

''اگر ہم درست (نتیجے پر پہنچے) ہیں تو (مطلب یہ ہوا کہ) احساس ایسا ہی معروضی شعور ہے جیسا کہ خیال: یہ ہمیشہ صاحبِ احساس ذات (present self) سے پرے کسی شے کی جانب اشارہ کرتا ہے اور احساس کا اس کے سوا اور کوئی مطلب ہی نہیں کہ وہ ذات کو اس شے کی طرف رہنمائی دے کہ جس کی موجودگی (تحصیل) سے اِس (احساس) کا اپنا کام لازماً مکمل ہو جائے۔''

"The foregoing discussion, however, is sure to raise an important question in your mind. Religious experience, I have tried to maintain, is essentially a state of feeling with

a cognitive aspect, the content of which cannot be communicated to others,except in the form of a judgement. Now when a judgement which claims to be the interpretation of a certain region of human experience, not accessible to me, is placed before me for my assent, I am entitled to ask, what is the guarantee of its truth?"(37)

''بہرحال متذکرہ بحث سے یقیناً آپ کے دماغ میں ایک اہم سوال اُبھر رہا ہوگا۔ میں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مذہبی تجربہ لازمی طور پر عقلی پہلوؤں سے وابستہ ایک حالتِ احساس ہے۔اس کے اجزائے ترکیبی کا اظہار وابلاغ ممکن نہیں ہے البتہ یہ ایک فیصلے کی شکل میں پیش کیے جاسکتے ہیں اب جب کہ اس فیصلہ کے لیے انسانی تجربہ کے ایک خاص شعبہ کی ترجمانی مطلوب ہے، جہاں تک ہماری رسائی بھی نہیں ہے، پھر بھی اس کو قبول کرنا ہے، تو ہمیں یہ پوچھنے کا حق پہنچتا ہے کہ اس کے حق ہونے کی کیا ضمانت ہے؟''(۳۸)

ترجمہ از راقم الحروف:

''بہرحال، متذکرہ بحث سے آپ کے ذہن میں یقیناً ایک اہم سوال پیدا ہوا ہوگا۔ میں نے یہ بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ مذہبی تجربہ بنیادی طور پر احساس کی ایک کیفیت ہوتی ہے جس میں ادراک کا پہلو موجود ہوتا ہے۔ جس (ادراکی پہلو) کے نفسِ مضمون کو (احتیاط پر مبنی غور وفکر کے بعد) ایک رائے (judgement) کے علاوہ کسی اور صورت میں دوسروں تک منتقل نہیں کیا جاسکتا۔ اب (سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ) ایک رائے جو دعویٰ کرتی ہے کہ وہ انسانی تجربے کے کس (ایسے) خاص پہلو کی تعبیر وتفہیم پر مبنی ہے جس تک ہماری رسائی بھی نہیں نہ ہو، میرے سامنے رکھ دی جائے کہ میں اس کی تصدیق کروں تو مجھے یہ پوچھنے کا حق حاصل ہے کہ اس کی سچائی کی کیا ضمانت ہے؟''

''تجدیدِ فکریاتِ اسلام'' میں ''ڈاکٹر وحید عشرت'' کا تمام خطبات کا دیا ہوا ترجمہ کافی حد تک درست ہے۔ تاہم، بعض مقامات پر ترجمہ میں کچھ کمی بیشی بھی نظر آتی ہے۔ بہت سے ایسے جملے نظر آتے ہیں جن کے ترجمہ میں متن سے زائد الفاظ استعمال ہوئے ہیں، ترجمہ میں الفاظ کی ترتیب درست نہیں ہے، واحد کا جمع یا جمع کا واحد میں ترجمہ کیا گیا ہے یا کسی لفظ کا ترجمہ نہیں دیا گیا۔ ترجمہ میں متن کی تفہیم سہل تر بنانے کے لیے حواشی بھی نہیں دیے گئے۔ یہ بات ناقابلِ فہم ہے کہ اردو میں ''حواشی و حوالہ جات'' کے بجائے ترجمہ کے آخر پر ''محمد سعید شیخ'' کے انگریزی متن کے آخر پر دیے گئے "Notes and References" کیوں دیے گئے ہیں۔ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

"Such being the nature and promise of the universe, what is the nature of man whom it confronts on all sides?"(39)

''کائنات کی اس نوعیت کے پیشِ نظر جس نے انسان کو ہر طرف سے گھیر رکھا ہے، خود انسان کی اپنی حقیقت کیا ہے؟''(۴۰)

ترجمہ از راقم الحروف:

''کائنات کی فطرت (نوعیت، ماہیت) اور بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کی صلاحیت (promise) یہ ہے تو انسان کی فطرت کیا ہے جسے یہ (کائنات) ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے؟''

"Its shifting actualities force our being into fresh formations."**(41)**

''اس کی تغیر پذیر حقیقتیں ہمارے وجود کو نئی صورتیں قبول کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔''(۴۲)

ترجمہ از راقم الحروف:

''اس کے تغیر پذیر حقائق ہمارے وجود کو نئی صورتیں قبول کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔''

"Yet the vista of experience thus opened to us is as real and concrete as any other experience."**(43)**

''تاہم اس طریق سے حاصل ہونے والا مشاہدہ بھی اتنا ٹھوس اور حقیقی ہے جتنا کوئی دوسرا تجربہ اور مشاہدہ ٹھوس اور حقیقی ہوسکتا ہے۔''(۴۴)

ترجمہ از راقم الحروف:

''تاہم، اس طریقے سے تجربے کا جو وسیع فکری و ذہنی تصور (vista) ہمارے سامنے منکشف ہوتا ہے وہ اتنا ہی حقیقی اور ٹھوس ہوتا ہے جتنا کہ کوئی اور تجربہ ہوسکتا ہے۔''

"Religious experience, I have tried to maintain, is essentially a state of feeling with a cognitive aspect, the content of which cannot be communicated to others,except in the form of a judgement."**(45)**

''میں نے یہ کہنے کی کوشش کی ہے کہ مذہبی مشاہدہ ایک ایسی کیفیت احساس ہے جس میں ادراک کا پہلو موجود ہوتا ہے اور جسے دوسروں کے سامنے تصدیقات کی صورت میں پیش کیا جاسکتا ہے مگر اس کے مافیہ کا ابلاغ ممکن نہیں۔''(۴۶)

ترجمہ از راقم الحروف:

''میں نے یہ بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ مذہبی تجربہ بنیادی طور پر احساس کی ایک کیفیت ہوتی ہے جس میں ادراک کا پہلو موجود ہوتا ہے۔ جس (ادراکی پہلو) کے نفسِ مضمون کو (احتیاط پر مبنی غور و فکر کے بعد) ایک رائے (judgement) کے علاوہ کسی اور صورت میں

دوسروں تک منتقل نہیں کیا جا سکتا۔"

"اسلامی فکر کی نئی تشکیل" میں تمام خطبات کے دیے گئے ترجمہ کے جائزہ کے مطابق، بعض مقامات پر ترجمے کا زمانہ (Tense) اصل متن کے مطابق نہیں ہے۔ بعض مقامات پر کچھ الفاظ کا ترجمہ نہ ہو سکا یا ترجمہ میں الفاظ کی ترتیب بدل گئی۔ فاضل مترجم "شہزاد احمد" نے مشکل الفاظ کے قوسین میں انگریزی متبادلات دے کر متن کی تفہیم سہل تر بنانے کی کوشش کی ہے۔ تاہم، انھوں نے کہیں بھی حوالہ جات و حواشی نہیں دیے ہیں۔ درج ذیل اقتباسات اور ان کے ترجمہ میں خط کشیدہ الفاظ زمانے کے اختلاف کو ظاہر کرتے ہیں۔ تقابل و موازنہ کے لیے راقم الحروف نے اپنی صوابدید کے مطابق درست ترجمہ بھی تجویز کر دیا ہے اور اس میں قابلِ موازنہ، غور طلب، متعلقہ حصوں کے نیچے خط لگا دیا ہے:

"Since the Middle Ages, when the schools of Muslim theology were completed, infinite advance has taken place in the domain of human thought and experience. The extension of man's power over Nature has given him a new faith and a fresh sense of superiority over the forces that constitute his environment. New points of view have been suggested, old problems have been restated in the light of fresh experience, and new problems have arisen. It seems as if the intellect of man is outgrowing its own most fundamental categories- time, space, and causality. With the advance of scientific thought even our concept of intelligibility is undergoing a change."(47)

"قرونِ وسطیٰ کے زمانے سے جب مسلم دینیات کے مکاتبِ فکر اپنی تکمیل کو پہنچ چکے تھے، انسان کے فکر اور تجربے کے جہاں میں بے حساب ترقی ہو چکی تھی۔ انسانی قوت نے فطرت پر غلبہ حاصل کر لیا تھا، اس سے اسے نیا اعتماد ملا تھا اور ان قوتوں کے مقابلے میں جو اس کا ماحول تشکیل دیتی ہیں، اسے برتری کا ایک تازہ احساس ہوا تھا۔ نئے نقطہ ہائے نظر تجویز کیے گئے تھے، پرانے مسائل نئے تجربات کی روشنی میں پھر سے بیان ہوئے تھے اور نئے مسائل نے جنم لے لیا تھا۔ یوں لگتا تھا کہ عقلِ انسانی اپنی بنیادی مقولات (Categories) یعنی زمان، مکان اور علیت (Causality) سے آگے نکل جائے گی۔ سائنسی فکر کی ترقی کے باعث ہمارا تصور مفہومیت (Intelligibility) بھی روبہ تبدیل تھا۔"(۴۸)

ترجمہ از راقم الحروف:

"قرونِ وسطیٰ سے لے کر جب مسلمانوں کے دینیات کے مکاتبِ فکر مکمل ہو چکے تھے، اب

تک انسان کے فکر اور تجربہ کے میدان میں بے حساب ترقی ہو چکی ہے۔ فطرت پر انسانی طاقت کے اضافہ سے اُسے اعتماد اور ان قوتوں پر جو ماحول تشکیل دیتی ہیں، اُسے ایک تازہ احساسِ برتری حاصل ہوا ہے۔ نئے نقطہ ہائے نظر وجود میں آئے ہیں، نئے تجربہ کی روشنی میں پرانے مسائل کو نئے سرے سے پیش کیا گیا ہے اور نئے مسائل نے (بھی) جنم لیا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ عقلِ انسانی اپنی انتہائی حدود۔۔۔ زماں، مکاں اور علت و معلول (causality) سے آگے نکل رہی ہے۔ سائنسی فکر کی ترقی کے ساتھ فہم و فراست سے متعلق ہمارا تصور بھی بدلتا جا رہا ہے۔''

"When attracted by the forces around him, man has the power to shape and direct them; when thwarted by them, he has thecapacity to build a much vaster world in the depths of his own inner being, wherein he discovers sources of infinite joy and inspiration."**(49)**

''جب اس کے اردگرد پھیلی ہوئی قوتوں نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا، تو انسان میں یہ طاقت تھی کہ وہ ان کو صورت اور سمت دے سکتا۔ اور جب وہ مزاحمت کریں تو اس میں یہ استطاعت تھی کہ وہ اپنی ہستی کے اندر ہی ان سے وسیع تر جہاں تعمیر کرے اور یہیں وہ لامتناہی مسرت کے ذرائع اور القادر یافت کرتا ہے۔'' (۵۰)

ترجمہ از راقم الحروف:

''جب اپنے اردگرد موجود قوتوں کی طرف توجہ ہوتی ہے تو انسان کو قدرت حاصل ہے کہ (جیسی چاہے) انھیں شکل دے اور (جس طرف چاہے) انھیں موڑ لے؛ جب وہ (قوتیں) اس کا راستہ روک لیں تو وہ صلاحیت رکھتا ہے کہ وہ اپنے باطنی وجود کی گہرائیوں میں ایک بہت زیادہ وسیع تر دنیا آباد کر لے جہاں اس کو لامحدود خوشی اور تحریک کے سرچشمے مل جاتے ہیں۔''

''تجدیدِ فکرِ اسلامی'' میں ''پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان'' نے نہایت مہارت اور خوبصورتی سے تمام خطبات کا لفظی بامحاورہ ترجمہ پیش کیا ہے۔ انھوں نے ترجمہ کرتے وقت ہر جملے کی بناوٹ، زمانے (Tense) اور الفاظ کے انفرادی و اجتماعی مفہوم کو پیشِ نظر رکھا ہے۔ ان کے ترجمے میں بہت کم زائد از متن الفاظ یا الفاظ کی تقدیم و تاخیر نظر آتی ہے۔ انھوں نے مشکل الفاظ کے قوسین میں متبادل انگریزی الفاظ دے کر متن کی تفہیم سہل تر بنانے کی کوشش کی ہے۔ دیگر تراجم کی نسبت ان کا ترجمہ قدرے زیادہ سلیس، سہل، رواں اور عام فہم ہے۔ مناسب، موزوں اور خوبصورت الفاظ کے استعمال کی وجہ سے ترجمہ دلچسپ، دل نشین اور شگفتہ ہو گیا ہے۔ ترجمہ میں حواشی کے اضافہ اور عربی متن کے ساتھ آیات کے انگریزی ترجمہ کا تقابل و موازنہ کر کے ان کا درست ترجمہ دینے سے، ''تجدیدِ فکرِ اسلامی'' کو دیگر تراجم کی نسبت زیادہ مستند ترجمہ کی حیثیت حاصل ہو جائے گی۔

مندرجہ بالا تحقیقی وتنقیدی جائزہ سے واضح ہے کہ علامہ اقبال کے انگریزی خطبات کے مجموعہ "The Reconstruction of Religious Thought in Islam" میں قرآنی آیات کے دیے گئے انگریزی ترجمہ کو نظر ثانی کر کے بہتر بنانا ضروری ہے۔ اس کے اب تک شائع ہونے والے اُردو تراجم کی بھی تدوینِ نو، تصحیح اور تحشیہ کی ضرورت ہے۔ یہ انگریزی خطبات اور ان کے تراجم قریباً نوے برس سے شائع ہو رہے ہیں۔ ان میں موجود اغلاط اس امر کی نشاندہی کرتی ہیں کہ ہمارے ہاں تصنیف و تالیف اور ترجمہ کا معیار مزید بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ اس لحاظ سے ہم دنیا کی ترقی پذیر اور ترقی یافتہ اقوام سے بہت پیچھے ہیں۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔ اس موضوع پر راقم الحروف اپنے پی ایچ۔ ڈی کے مقالہ ''پروفیسر ڈاکٹر محمد ریاض کی علمی خدمات (مطالعاتِ اقبال کے حوالے سے خصوصی جائزہ)''، کتاب ''اقبال کی انگریزی نثر میں قرآنی آیات کے ترجمہ کا معیار'' اور ریسرچ پیپرز ''اقبال کے انگریزی خطبات میں قرآنی آیات کے ترجمہ کا معیار''، ''خطباتِ اقبال کے اردو تراجم میں قرآنی آیات کے ترجمہ کا معیار'' اور ''اقبال کی انگریزی نثر میں قرآنی آیات کے ترجمہ کا معیار'' میں تفصیلی ذکر کر چکا ہے۔

۲۔ محمد طاہر القادری، ڈاکٹر، عرفان القرآن (اردو ترجمہ قرآنِ حکیم)، ترجمہ سورہ قیامہ (۷۵) آیت ۳۷، لاہور: منہاج القرآن پبلی کیشنز، بار سوم، جنوری ۲۰۱۲ء، ص: ۹۹۰

3. Muhammad Iqbal, Allama, The Reconstruction of Religious Thought in Islam,
Lahore: Kapur Art Printing Works, 1st Edition, 1930, P:15
London: Oxford University Press, 1934, P:11
London: Iqbal Academy, 3rd Edition, 2015, P:10

4. J.M. Rodwell, The Koran (English Translation of the Holy Quran), London: J.M. Dent & Sons, 1929, P:56

5. http://corpus.quran.com/translation.jsp?chapter=75&verse=37
http://www.openburhan.net/ob.php?sid=75&vid=37
https://al-hadees.com/search-quran?search=&search_verse=37& search_surah =75

6. https://altorahealth.com/the-stages-of-embryo-development/
https://my.clevelandclinic.org/health/articles/7247-fetal-development-stages-of-growth

۷۔ محمد طاہر القادری، ڈاکٹر، عرفان القرآن (اردو ترجمہ قرآنِ حکیم)، ترجمہ سورہ غاشیہ (۸۸) آیت ۱۷، ص: ۱۰۱۳

8. Muhammad Iqbal, Allama, The Reconstruction of Religious Thought in Islam, 1st Edition, 1930, P:17

9. J.M. Rodwell, The Koran (English Translation of the Holy Quran), P:54

۱۰۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، تفسیر ابن عباس، جلد سوم، مترجم: حافظ محمد سعید احمد عاکف، ترجمہ قرآن: فتح محمد جالندھری، لاہور: مکی دارالکتب، ۲۰۰۹ء، ۷۰-۴۶۹

عمادالدین ابن کثیر،تفسیر ابنِ کثیر، جلد تیس، مترجم: محمد جونا گڑھی، لاہور: مکتبہ قدوسیہ، ۲۰۰۶ء،ص: ۶۱۔۶۰۷

تفسیر ابنِ کثیر، جلد چہارم، مترجم: پیر محمد کرم شاہ الازہری، سید محمد اقبال شاہ، وغیرہم، لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، اپریل ۲۰۰۴ء، ص: ۸۸۔۸۸۷

حسین بن مسعود بغوی شافعی (متوفی: ۵۱۶ھ) تفسیر بغوی المعروف معالم التنزیل، جلد ششم (اردو ترجمہ)، مترجمین: اشرفیہ مجلس علم وتحقیق، ملتان: ادارہ تالیفات اشرفیہ، شعبان المعظم ۱۴۳۶ھ ص: ۹۰۔۴۸۹

محمد بن احمد بن ابوبکر قرطبی، الجامع الاحکام القرآن معروف بہ تفسیر قرطبی، جلد دہم، مترجمین: پیر محمد کرم شاہ الازہری، ملک محمد بوستان، وغیرہم، لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، باراول، اکتوبر ۲۰۱۲ء، ص: ۳۶۔۳۳۵

ناصرالدین ابی الخیر الشیر ازی الشافعی البیضاوی (متوفی: ۶۹۱ھ)، انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بتفسیر البیضاوی، جلد پنجم، لبنان، بیروت: داراحیاء التراث العربی، باراول، ص: ۳۰۸

جلال الدین سیوطی (متوفی: ۹۱۱ھ)، تفسیر درِمنثور، جلد ششم (اُردو ترجمہ)، مترجمین: پیر محمد کرم شاہ الازہری، سید اقبال شاہ، وغیرہم، لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، نومبر ۲۰۰۶ء، ص: ۶۲: ۹۶۱

عبدالماجد دریا آبادی، تفسیر ماجدی (ترجمہ وتفسیر)، لاہور: پاک اردو کمپنی، ص: ۱۱۷۰

محمد شفیع، معارف القرآن، جلد ہشتم، کراچی: مکتبہ معارف القرآن، اپریل ۲۰۰۸ء، ص: ۳۳۔۴۲۸

مودودی، ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن، جلد ششم، لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، جلد ششم، باردوم، ستمبر ۲۰۱۱ء، ص: ۲۲۔۳۲۱

کرم شاہ الازہری، ضیاء القرآن، جلد پنجم، لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ، ص: ۵۵۱

غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، جلد دوازدہم، لاہور: فرید بک سٹال، باراول، جنوری ۲۰۰۷ء، ص: ۱۲۔۱۱۷

مذکورہ بالا تمام تفاسیر وتراجم میں لفظ ''الابِـل'' کا ترجمہ ''اونٹوں'' کیا گیا ہے۔ تفسیر قرطبی میں ہے کہ مبرد کے نزدیک یہاں ''الابِـل'' سے مراد ''بادل کے عظیم ٹکڑے'' ہے۔ ثعلبی نے اس تاویل سے اختلاف کیا ہے اور لکھتے ہیں کہ ہم نے آئمہ کی کتابوں میں اس کی کوئی اصل نہیں دیکھی۔ اس کے بعد امام قرطبی لکھتے ہیں:

''میں کہتا ہوں: اصمعی ابوسعید عبدالملک بن قریب نے ذکر کیا ابوعمرو نے کہا: جس نے ''اَفَلَا یَنظُرُونَ اِلَی الابِلِ کَیفَ خُلِقَت'' میں ''الابِل'' کو تخفیف کے ساتھ پڑھا اس نے اس سے مراد اونٹ لیا ہے کیوں کہ یہ چار ٹانگوں والا ہے۔ وہ بیٹھتا ہے تو اس پر بوجھ لادا جاتا ہے جب کہ دوسرے جانوروں پر اس وقت بوجھ لادا جاتا ہے جب وہ کھڑے ہوتے ہیں۔ جس نے ''الابِــل'' کو لام شدد کے ساتھ پڑھا اس نے اس سے مراد بادل لیا ہے جو پانی اور بارش کو اٹھاتا ہے۔

ماوردی نے کہا: ''الابِـل'' میں دو توجیہیں ہیں: ''(۱) دونوں سے زیادہ نمایاں اور مشہور ہے وہ یہ ہے کہ یہ چوپایا ہے (۲) یہ بادل ہے۔ اگر اس سے مراد بادل ہو کیوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر اور تمام مخلوق کے منافع عام پر دال ہے۔'' (تفسیر قرطبی۔ص ۳۶: ۳۳۵)

http://corpus.quran.com/translation.jsp?chapter=88&verse=17

http://www.openburhan.net/ob.php?sid=88&vid=17

https://al-hadees.com/search-quran?search=&search_verse=&search_ surah=

۱۱۔ سورۃ الانعام (۶)، آیت نمبر ۹۷ تا ۹۹

۱۲۔ محمد طاہر القادری، ڈاکٹر، عرفان القرآن (اردو ترجمہ قرآنِ حکیم)، ترجمہ: سورۃ الانعام (٦)، آیات ۹۷ تا ۹۹، ص: ۲۴۲
''نَـفَس'' بمعنی ''سانس'' اور ''ہوا'' کی جمع ''انفاس'' ہے۔ ''نفس'' بمعنی ''انسان''، ''ذات''، ''شخصیت'' اور ''روح'' کی جمع ''نفوس'' اور ''انفُس'' ہے۔

13. Allama Muhammad Iqbal, The Reconstruction of Religious Thought in Islam, 1st Edition, 1930, P:17, 2nd Edition 1934, P:13,3rd Edition, 2015, P:11

14. J.M. Rodwell, The Koran (English Translation of the Holy Quran), P:326

۱۵۔ وحید عشرت، ڈاکٹر، تجدیدِ فکریاتِ اسلام، لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، بار اول، ۲۰۰۲ء، ص: ۲۸

۱۶۔ شہزاد احمد، اسلامی فکر کی نئی تشکیل، لاہور: مکتبہ خلیل، بار اول، جنوری ۲۰۰۵ء، ص: ۲۷ تا ۶۲

17. Muhammad Iqbal, Allama, The Reconstruction of Religious Thought in Islam, 3rd Edition, 2015, P:1

۱۸۔ نذیر نیازی، سید، تشکیلِ جدید الٰہیاتِ اسلامیہ، لاہور: بزمِ اقبال، جون ۲۰۱۲ء، ص: ۳۷۔۳۶

۱۹۔ شریف کنجاہی، مذہبی افکار کی تعمیرِ نو، لاہور: بزمِ اقبال، بار اول، ۱۹۹۲ء، ص: ۱۴۔۱۳

۲۰۔ محمد سمیع الحق، ڈاکٹر، تفکیر دینی پر تجدید نظر، دہلی: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، بار اول، ۱۹۹۴ء، ص: ۹

۲۱۔ وحید عشرت، ڈاکٹر، تجدیدِ فکریاتِ اسلام، ص: ۱۶

۲۲۔ شہزاد احمد، اسلامی فکر کی نئی تشکیل، ص: ۱۶

۲۳۔ محمد آصف اعوان، ڈاکٹر، تجدیدِ تفکرِ اسلامی (غیر مطبوعہ نسخہ)، مملوکہ: پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان (یہ ترجمہ ''اقبال اکیڈمی، لاہور'' میں زیرِ طباعت ہے۔)

24. Muhammad Iqbal, Allama, The Reconstruction of Religious Thought in Islam, 3rd Edition, 2015, P:3

۲۵۔ شریف کنجاہی، مذہبی افکار کی تعمیرِ نو، ص: ۵۱

26. Muhammad Iqbal, Allama, The Reconstruction of Religious Thought in Islam, 3rd Edition, 2015, P:7

۲۷۔ شریف کنجاہی، مذہبی افکار کی تعمیرِ نو، ص: ۵۳

28. https//:www.vajehyab.com/q=پنداشت

۲۹۔ شریف کنجاہی، مذہبی افکار کی تعمیرِ نو، ص: ۴۱

30. Muhammad Iqbal, Allama, The Reconstruction of Religious Thought in Islam, 3rd Edition, 2015, P:1

۳۱۔ محمد سمیع الحق، ڈاکٹر، تفکیر دینی پر تجدید نظر، ص: ۹

۳۲۔ عبدالحفیظ، مرتب: مصباح اللغات (عربی اردو ڈکشنری)، کراچی: قدیمی کتب خانہ، ۱۹۵۰ء، ص: ۱۸۷

سعد حسن خاں، عبدالصمد صارم، وغیرہم، المنجد عربی اردو، کراچی: دارالاشاعت، بار یازدہم،۱۹۹۴ء، ص:۲۵۳

عبدالحق، مولوی، ڈاکٹر، ابواللیث صدیقی، فرمان فتح پوری، ڈاکٹر وغیرہم، مرتبین: اردو لغت، جلد ہشتم، کراچی: اردو لغت بورڈ، بار اول، دسمبر ۱۹۸۷ء، ص:۳۲۸

33. Muhammad Iqbal, Allama, The Reconstruction of Religious Thought in Islam, 3rd Edition, 2015, P:13

۳۴۔ محمد سمیع الحق، ڈاکٹر، تفکیر دینی پر تجدید نظر، ص:۲۶

35. Muhammad Iqbal, Allama, The Reconstruction of Religious Thought in Islam, 3rd Edition, 2015, P:17

۳۶۔ محمد سمیع الحق، ڈاکٹر، تفکیر دینی پر تجدید نظر، ص:۳۳

37. Muhammad Iqbal, Allama, The Reconstruction of Religious Thought in Islam, 3rd Edition, 2015, P:21

۳۸۔ محمد سمیع الحق، ڈاکٹر، تفکیر دینی پر تجدید نظر، ص:۳۷

39. Muhammad Iqbal, Allama, The Reconstruction of Religious Thought inIslam,3rd Edition, 2015, P:9

۴۰۔ وحید عشرت، ڈاکٹر، تجدید فکریاتِ اسلام، ص:۲۵

41. Muhammad Iqbal, Allama, The Reconstruction of Religious Thought in Islam, 3rd Edition, 2015, P:12

۴۲۔ وحید عشرت، ڈاکٹر، تجدید فکریاتِ اسلام، ص:۳۰

43. Muhammad Iqbal, Allama, The Reconstruction of Religious Thought in Islam, 3rd Edition, 2015, P:13

۴۴۔ وحید عشرت، ڈاکٹر، تجدید فکریاتِ اسلام، ص:۳۲

45. Muhammad Iqbal, Allama, The Reconstruction of Religious Thought in Islam, 3rd Edition, 2015, P:21

۴۶۔ وحید عشرت، ڈاکٹر، تجدید فکریاتِ اسلام، ص:۴۲

47. Muhammad Iqbal, Allama, The Reconstruction of Religious Thought in Islam, 3rd Edition, 2015, P:6

۴۸۔ شہزاد احمد، اسلامی فکر کی نئی تشکیل، ص:۲۴۔۲۳

49. Muhammad Iqbal, Allama, The Reconstruction of Religious Thought in Islam, 3rd Edition, 2015, P:9

۵۰۔ شہزاد احمد، اسلامی فکر کی نئی تشکیل، ص:۲۹